انٹرویو

توسّل شاہ

بچی ہوں میں چھوٹی سی، پر ذہن ہے میرا بہت بڑا

انٹرویو : نزہت نثار

فوٹوگرافی : محمد رفیق

توسل شاہ، چھوٹی سی لڑکی، لیکن نہایت ذہین۔

اسے اردو کے کئی سو اشعار، مشتاق احمد یوسفی کی خوبصورت نثر اور فیض و فراز کی نظمیں زبانی یاد ہیں، یہ مقرر ہے، زندگی کے مختلف موضوعات پر بات کرنے کا ہنر جانتی ہے اور کمپیئرنگ بھی بڑے ماہرانہ انداز میں کرتی ہے۔ فنِ گفتگو پر عبور حاصل کرنے میں عمر گزر جاتی ہے، پھر بھی بات کرنے کا ڈھنگ نہیں آتا، اور یہاں یہ عالم ہے کہ توسل ساڑھے چار برس کی عمر سے ہی اس فن پر عبور حاصل کیے ہوئے ہے، تقریر کروا لیجئے، نظم سن لیجئے، حکایت اور قصے زبانی یاد ہیں، امیر خسرو سے جون ایلیا کی شاعری تک اور اسکول کی کتاب سے جاوید اختر کی نظم تک، کچھ بھی اس کے شوق مطالعہ سے دور نہیں۔

اردو زبان اس قدر میٹھی اور شائستہ ہے کہ اس میں ہر جذبے کو نہایت آسانی سے بیان کیا جاسکتا ہے، البتہ وقت کے ساتھ، انگریزی کی آمیزش نے ہماری عام بول چال کو کچھ بگاڑ دیا ہے اور اب جو پوری طرح انگریزی نہیں بول سکتے، وہ بے دریغ اردو زبان میں انگریزی الفاظ شامل کرتے جاتے ہیں۔ یہ جیسے ہمارا قومی رویہ ہے، ہم اردو میں انگریزی شامل کیے بغیر بات کرتے ہی نہیں۔ مزید ستم یہ ہے کہ جو اردو بولنے والے ہیں، وہ بھی شرمندہ شرمندہ پھرتے ہیں، والدین کی خواہش ہے کہ بچے انگریزی اسکول میں تعلیم حاصل کریں اور بہترین انگریزی بولیں، ایسے حالات میں بچے بھی اردو زبان سے لگاؤ اور محبت کا رشتہ قائم نہیں کر پاتے۔ اس تناظر میں توسل ایک مثال ہے۔ چھوٹی سی عمر میں ہی وہ مطالعہ کی عادت اپنا چکی ہے، اردو کی دلدادہ ہے، نثر، نظم، رباعی، مسدس، غزل کا فرق، نہ صرف سمجھتی ہے، بلکہ نثر و نظم کے مخصوص انداز بیان پر بھی عبور رکھتی ہے، اسے معلوم ہے کوئی نظم پڑھتے ہوئے کہاں ٹھہرنا ہے، کہاں زور دینا ہے، اور جملے کا وزن کیا ہے۔ عام طور پر والدین، تین سے چار برس کی عمر کے بچے کو کتاب پڑھنے یا مطالعہ کرنے کی جانب راغب نہیں کرتے، یہ سوچ کر کہ بچے ہیں، کتاب کیا پڑھیں گے اور کیا سمجھیں گے۔ البتہ توسل کی والدہ قرۃ العین اور ماموں آغا شیرازی جنہوں نے بچی کی علمی اور اخلاقی تربیت میں زبردست کردار ادا کیا ہے، اس کے برعکس بات کر رہے ہیں، آغا شیرازی نے توسل کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا، ''ہم اسے کتاب پڑھ کر سناتے ہیں، شعر و شاعری سناتے ہیں اور یہ اسے یاد کر لیتی ہے، عام طور پر اس عمر کے بچے کتاب پڑھ نہیں پاتے لیکن اس نے اپنی کوشش اور لگن سے کتاب پڑھنا سیکھ لیا ہے، ابھی یہ اتنی روانی سے نہیں پڑھ پاتی لیکن سیکھ رہی ہے۔ اسے مختلف موضوعات پر مبنی کتابیں پڑھنا پسند ہے کیونکہ مطالعہ میں یکسانیت ہوگی تو یہ بیزار ہو جائے گی، بچے کیلئے تعلیم دلچسپ ہونا چاہئے، میں چاہوں کہ کوئی چیز اسے یاد کروا دوں تو یہ صرف میرے چاہنے سے ممکن نہیں، بچے فنکارانہ ذہن کے مالک ہوتے ہیں، توسل بھی اپنی دلچسپی سے پڑھتی ہے، سیکھنے کی کوشش کرتی ہے اور ہم اس کی مدد کرتے ہیں۔''

25 ستمبر 2018ء کو توسل پانچ سال کی ہو جائے گی۔ انٹرویو کے لیے مقررہ وقت پر توسل سے ملاقات ہوئی، وہ اپنی نانی، ماموں، چھوٹی بہن معتبر اور ماموں زاد بھائی محمد کے ساتھ آئی تھی، توسل کی والدہ کچھ دیر بعد پہنچیں، توسل خوش اخلاق اور دوستانہ مزاج کی مالک ہے، انٹرویو کے دوران وہ اپنی نانی سے لاڈ کر رہی تھی اور بہن بھائی کے ساتھ کھیلنا کودنا بھی جاری تھا۔ ادب سے سلام کرنے کے بعد وہ کھیلنے میں مصروف ہوئی تو میں نے توسل کی نانی سے سوال کیا، توسل کے بارے میں کچھ بتائیے؟

نانی: ''محبت کرنے والی، سمجھدار بچی ہے، پڑھنے لکھنے کا شوق بھی بہت ہے، خوب باتیں کرتی ہے لیکن کہانیاں سننا اسے زیادہ پسند ہے۔ کبھی کبھی مجھے بھی ایسے سمجھاتی ہے جیسے میری دادی ہو۔''

توسل کی زبان بہت صاف اور انداز گفتگو فصیح و بلیغ ہے۔ اس نے بولنا کب شروع کیا؟

نانی: ''ماشاءاللہ، ڈیڑھ سال کی عمر سے بول رہی ہے، ڈیڑھ سال کی عمر میں ہی پہلی نظم بھی یاد کر لی تھی۔ بہت قابل اور ذہین ہے، مجھے اس پر فخر محسوس ہوتا ہے۔''

توسل کی مصروفیت کیا ہے؟

نانی: ''اسکول جاتی ہے، قرآن پاک پڑھتی ہے، تقریر کرتی ہے، اسے ہر کام کا شوق ہے، اتنی سی عمر میں بھی کسی کام کو ناممکن خیال نہیں کرتی، یہ بہت پیاری خوبی ہے۔''

توسل کی والدہ قرۃ العین روایتی ماں کی طرح بیٹی کی فکر کرتی ہیں لیکن ان کی تربیت کا انداز روایتی نہیں۔ بیٹی کی صلاحیت اور قابلیت کا سب سے پہلے انہوں نے ہی اندازہ کیا۔ والدہ نے بتایا، ''یہ تین برس کی تھی جب پہلی بار جیو نیوز کا Beeper نقل کیا، کوئی رپورٹر خبر بتا رہا تھا، اس نے سنا اور پھر فوراً ہی اسے نقل کیا، آخر میں بولی توسل شاہ، جیو نیوز، کراچی۔ یہ ایک حیران کن بات تھی، عام طور پر بچے ایسا نہیں کرتے۔ میں نے اپنے بھائی کو فون کر کے بتایا تو وہ بھی خوش ہوئے اور انہوں نے توسل کو کچھ چیزیں بتائیں جسے اس نے فوراً ہی یاد کر لیا۔ تب ہمیں اس کی قابلیت کا اندازہ ہوا۔''

قرۃ العین بچوں کی تربیت کے حوالے سے منفرد خیالات کی حامل ہیں، ان کا ماننا ہے، ''ہر بچہ باصلاحیت ہوتا ہے، بس ان کو درست سمت دکھانے والا نہیں ملتا، والدین کی توجہ لازم ہے، وہ جب تک بچے کی صلاحیت نہیں پہچانیں گے، وہ کیسے آگے بڑھیں گے؟ گھر سے ہی اعتماد اور حوصلہ ملتا ہے، تب ہی تو بچے کی صلاحیت سامنے آتی ہے۔''

پہلی تقریر کب کی؟

والدہ: ''تین سال، سات ماہ کی تھی تب پہلی بار اس نے تقریر کی۔''

اردو میں اس قدر دلچسپی کیسے؟

ماموں آغا شیرازی نے کہا، ''دراصل جب اس کی صلاحیت کا اندازہ ہوا تو ہم نے اسے مطالعہ کی جانب راغب کیا، شاعری کی طرف اس کا شوق اور پسند بھی ہے۔ میں اسے کوئی شعر سناتا ہوں تو یہ اسے یاد کر لیتی ہے۔ فنکارانہ ذہن ہے، جو نظم دلچسپ لگے، اس کے دل کو چھو جائے اسے فوراً یاد ہو جاتی ہے۔ کبھی احمد فراز اور کبھی میر تقی میر پسندیدہ شاعر بن جاتے ہیں، اردو میں اس کی دلچسپی صرف یاد کرنے کی حد تک نہیں، جو الفاظ کہتی ہے، جو نظم سناتی ہے، اس کا مطلب بھی سمجھتی ہے۔''

پسندیدہ شاعر کون ہے؟

آغا شیرازی: ''آج کل جون ایلیا بہت پسند ہیں، لیکن پسند بدلتی رہتی ہے، کسی کا ایک شعر اچھا لگے تو وہی شاعر پسندیدہ ہو جاتا ہے۔''

اسکول میں پسندیدہ مضامین کون سے ہیں؟

ماموں: ''پڑھائی میں بہت اچھی ہے، کسی مضمون میں ایک نمبر بھی کم ملے تو خفا ہو کر اساتذہ سے سوال کرتی ہے کہ یہ نمبر کس غلطی کی وجہ سے کم کیا گیا ہے۔'' انٹرویو کے دوران پتہ چلا کہ گھر کے بچے بھی توسل سے بہت متاثر ہیں۔ چھوٹی بہن معتبر اور ماموں زاد بھائی محمد، توسل کے ساتھی ہیں، دونوں ہی اپنی بڑی بہن جیسا بننا چاہتے ہیں۔ کچھ شکایتیں بھی ہیں، جیسے کہ توسل کی ڈانٹ ان کو اچھی نہیں لگتی، ان کو شکایت ہے کہ توسل ان کے ساتھ کھیلتی نہیں، توسل کے سامنے محمد نے شکایت کی ''اس نے مجھے کل مارا تھا۔'' توسل بولی، ''یہ بچے میری بات نہیں سنتے۔'' والدہ نے بتایا، ''ابھی یہ تیسری جماعت میں ہے، اس کی قابلیت کی وجہ سے جلد تیسری جماعت میں بھیج دیا گیا، شروع شروع میں جب کلاس میں جاتی تو شکایت کرتی، مما وہاں سب کہتے ہیں، آپ چھوٹی ہو، آپ سے ہم دوستی نہیں کریں گے، تب اداس ہو کر کہتی تھی، مجھے اپنی کلاس میں واپس جانا ہے، وہاں میرے دوست ہیں، اب آہستہ آہستہ تیسری جماعت میں سیٹ ہو رہی ہے، دوستی کرنے میں وقت لیتی ہے لیکن امید ہے اپنی جگہ بنا لے گی۔ پڑھائی میں البتہ کبھی دقت نہیں ہوئی، مڈٹرم میں پہلی پوزیشن لی ہے۔''

توسل کا مزاج کیسا ہے؟

قرۃ العین نے بتایا، ''بچی ہے، اس لیے کبھی کبھی بہت پریشان ہو جاتی ہے۔ اسکول میں بچے بہت زیادہ فرمائش کریں یا اساتذہ بار بار نظم سنانے اور تقریر کرنے کو کہیں تو چڑ جاتی ہے۔ پھر مختلف مصروفیات بھی ہیں لیکن یہ مصروفیات اسے پریشان نہیں کرتیں کیونکہ اس کی دلچسپی ہے ان میں، پھر میں بھی اس کے آرام کا بھرپور خیال رکھنے کی کوشش کرتی ہوں۔''

کھانے میں کیا پسند ہے؟

والدہ: ''میٹھا اس کی جان ہے۔ نوڈلز بھی بہت پسند ہیں لیکن میٹھے کے لیے تو مجھے روکنا پڑتا ہے۔ میٹھا بہت شوق سے کھاتی ہے۔''

چھوٹی بہن سے دوستی ہے؟

والدہ: ''توسل بڑی ہے تو ذرا حکم چلاتی ہے۔ معتبر اور ماموں زاد بھائی محمد دونوں سے خوب لڑائی ہوتی ہے، لیکن تھوڑی ہی دیر میں تینوں ایک بار پھر ساتھ مل بیٹھتے ہیں۔ محمد سے زیادہ دوستی ہے اس کی۔''

قرۃ العین نے بتایا، ''کبھی کبھی میں خود اس کی باتوں پر حیران رہ جاتی ہوں، اتنی چھوٹی سی عمر میں بھی اس کی کوئی بات بے مطلب نہیں ہوتی، کہتی ہے کہ ماما، میں دیکھنے میں چار سال کی ہوں مگر میرا ذہن 14 سال کا ہے۔''

میں نے توسل سے پوچھا کہ کون زیادہ اچھا ہے، ماما یا بابا؟

توسل پہلے تو ماما کو سامنے دیکھ کر شرمائیں اور پھر بولیں، ''بابا۔'' قرۃ العین نے مسکراتے ہوئے بتایا، ''یہ اپنے بابا کی بیٹی ہے، وہ سب سے پیارے ہیں، ان کے سارے ناز نخرے جو اٹھاتے ہیں۔ وہ گھر پر ہوں تو بس گود میں چڑھی رہتی ہے، زمین پر پاؤں نہیں رکھتی۔''

توسل کی ذہانت اور قابلیت ایک خداداد تحفہ ہے۔ وہ سب کی آنکھ کا تارا ہے، اپنی باتوں، اپنے من موہنی اور معصوم انداز سے سب کا دل لگائے رکھتی ہے، لیکن ایک وقت ایسا بھی تھا جب سب ہی اس کے مستقبل کے لیے فکر مند تھے۔ والدہ قرۃ العین نے بتایا کہ توسل پیدائشی طور پر Club Foot کے مسئلے میں مبتلا تھی۔ ''ڈاکٹرز نے تو ہمیں بالکل ہی نا امید کر دیا تھا، ان کا کہنا تھا کہ یہ کبھی چل نہیں سکے گی، وہ دو سال ہمارے لیے بہت مشکل تھے، اس وقت بھائی نے بہت ہمت بڑھائی اور کہا کہ یہ بچی بہت خاص ہے۔ اس قدر ناامیدی کے بعد مجھے میری بیٹی ملی ہے، میں جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔''

توسل سے سوال کیا، آپ کے استاد کون ہیں؟

''میزبانی کے استاد آغا شیرازی، اداکاری کے استاد لے جنڈ طلعت حسین، گلوکاری کے استاد لے جنڈ غلام عباس اور تقریر کے استاد اویس ربانی ہیں۔''

سنا ہے آپ ماڈل بننا چاہتی ہیں؟

''مجھے کمپیئرنگ کرنا ہے۔''

سب سے اچھا کمپیئر کون ہے؟

''آغا شیرازی۔''

ماموں تو آل ٹائم فیورٹ ہیں نا، ان کے علاوہ کون پسند ہے؟

''اویس ربانی۔''

کیا آپ کو ان کی طرح کمپیئرنگ کرنا آتی ہے؟

''مجھے تو ان سے زیادہ اچھی کمپیئرنگ آتی ہے۔''

توسل یہ بتائیے اگر کلاس میں کوئی کہے کہ مجھے کمپیئرنگ سکھاؤ، تو آپ اسے کیا بتائیں گی؟

''کوئی پوچھتا ہی نہیں ہے، سب لڑتے ہیں۔ شور مچاتے ہیں کلاس میں۔''

اچھا اگر میں کمپیئرنگ سیکھنا چاہوں تو بتائیے مجھے کیا کرنا چاہئے؟

''سب سے پہلے آپ کو کوئی استاد ڈھونڈنا ہوگا، جو آپ کو سکھائے۔ استاد ایسا ہونا چاہئے جو صرف کمپیئرنگ سکھاتا ہو، کچھ اور نہیں۔''

مجھے آپ کا انداز پسند ہے، آپ ہی کچھ سکھا دیجئے؟

''جب کمپیئرنگ کرتے ہیں نا تو مائیک کو صحیح سے پکڑنا چاہئے، اس کو زیادہ نیچے نہیں ہونا چاہئے اور کیمرے پر جہاں ریڈ لائٹ جل رہی ہوتی ہے وہاں دیکھ کر بولنا چاہئے۔''

اچھا یہ بتائیے کہ میزبانی زیادہ اچھی لگتی ہے یا تقریر کرنا پسند ہے؟

''مجھے تو دونوں ہی پسند ہیں۔''

توسل ایک تھیٹر پلے میں اداکاری بھی کر چکی ہے۔ اس سلسلے میں اس سے سوال کیا تو بتایا، ''میں نے ایک ڈرامہ کیا تھا، ''چیخو بھاگو بتاؤ۔'' اس کا پیغام یہ تھا کہ اگر کوئی اجنبی چیز دے تو اسے نہیں لینا چاہئے۔ کسی اجنبی کے ساتھ کہیں نہیں جانا چاہئے اور اگر کوئی ساتھ چلنے کے لیے کہے تو چیخنا چاہئے، بھاگنا چاہئے اور گھر پر فوراً بتا دینا چاہئے۔

توسل شاہ نے کئی ملی نغمے پڑھے ہیں، فرمائش پر توسل نے ایک نغمہ سنایا، جس کے اشعار یہ تھے:

''اے دشمنِ وطن تو ذرا ہوجا ہوشیار
میداں میں آگیا ہے میرا لشکرِ جرار''

آج کل کون سی کتاب پڑھ رہی ہو؟

''جاوید اختر صاحب کی کتاب لاوا۔''

کلاس میں جو مضامین پڑھائے جاتے ہیں، ان میں سب سے دلچسپ کون سا ہے؟

''مجھے تو سب اچھے لگتے ہیں، میرے اسکول ٹیسٹ بھی اچھے ہوئے تھے۔''

اسکول کیسا لگتا ہے؟

''اسکول میں سب لڑتے ہیں، کوئی میری بات نہیں سنتا۔''

گانا گانے کا شوق ہے؟

''گانا گاتی ہوں مگر شوق نہیں، شوق ہے میزبانی کا، تقریر کرنے کا۔''

کہاں کہاں گئی ہو؟

''اسلام آباد، حیدرآباد گئی ہوں۔ لاہور ابھی نہیں گئی۔''

اسکول میں آپ کی سہیلیاں ہیں؟

''نتالیہ، ملائکہ، ارواشی میری تین سہیلیاں ہیں۔''

ماموں آغا شیرازی کی شخصیت کا توسل پر خاص اثر ہے، وہ ان کو دیکھتے بڑی ہو رہی ہے، ان سے سیکھ رہی ہے، لیکن آغا کہتے ہیں کہ توسل نے ان کو ایک بار پھر طالبعلم بنا دیا ہے، توسل کے سوالوں کا جواب دینا آسان نہیں اور یہی مشکل ان کو بھی مزید سیکھنے کی تحریک عطا کرتی ہے۔ انہوں نے بتایا، ''توسل ایک مثال ہے، ہم سب کے لیے، اس نے ایک سمت دکھائی ہے، وہ اردو زبان کا مستقبل ہے، آج سے چند برس بعد جب لوگ اردو سیکھنا چاہیں گے تو اسی کے پاس آئیں گے۔''

توسل خود بھی ایک پہیلی ہے!

توسل جب اپنے خاص انداز میں شعر پڑھتی ہے تو آپ مسکرائے بغیر نہیں رہ سکتے، لہک لہک کر نظم سنانا، اپنے اساتذہ کی تصحیح کرنا پسندیدہ کام ہے، البتہ اس کی مقبولیت کا سبب وہ پانچ سو اشعار ہیں جو یہ چار برس کی عمر میں ہی یاد کر چکی ہے، ویسے اس تعداد میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے، اشعار کے علاوہ اس کو کئی نثری اقتباسات بھی زبانی یاد ہیں۔

اس سوال پر کہ آپ کی پسندیدہ نظم کون سی ہے؟ توسل نے بتایا، ''اقبال اشعر کی نظم 'اردو ہے میرا نام' مجھے اچھی لگتی ہے۔ میر کی ایک نظم بھی مجھے پسند ہے۔'' ایک بار نظم تو سنا دیجئے؟

اردو ہے میرا نام میں خسرو کی پہیلی
میں میر کی ہمراز ہوں غالب کی سہیلی
دکن کے ولی نے مجھے گودی میں کھلایا
سودا کے قصیدوں نے میرا حسن بڑھایا
ہے میر کی عظمت کہ مجھے چلنا سکھایا
میں داغ کے آنگن میں کھلی بن کے چمیلی
اردو ہے میرا نام میں خسرو کی پہیلی
میں میر کی ہمراز ہوں غالب کی سہیلی
غالب نے بلندی کا سفر مجھ کو سکھایا
حالی نے مروت کا سبق یاد دلایا
اقبال نے آئینہ حق مجھ کو دکھایا
مومن نے سجائی میرے خوابوں کی حویلی
اردو ہے میرا نام میں خسرو کی پہیلی
ہے ذوق کی عظمت کہ دیئے مجھ کو سہارے
چکبست کی الفت نے میرے خواب سنوارے
فانی نے سجائے میری پلکوں پہ ستارے
اکبر نے رچائی میری بے رنگ ہتھیلی
اردو ہے میرا نام میں خسرو کی پہیلی
میں میر کی ہمراز ہوں غالب کی سہیلی
کیوں مجھ کو بناتے ہو تعصب کا نشانہ
میں نے تو کبھی خود کو مسلماں نہیں مانا
دیکھا تھا کبھی میں نے بھی خوشیوں کا زمانہ
اپنے ہی وطن میں ہوں مگر آج اکیلی
اردو ہے میرا نام میں خسرو کی پہیلی
میں میر کی ہمراز ہوں غالب کی سہیلی

توسل شاہ، اپنی والدہ قرۃ العین کے ساتھ

توسل، اپنی نانی، ماموں آغا شیرازی اور کزن محمد کے ساتھ